ہفت وار رسالہ: 426
WEEKLY BOOKLET: 426

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

(صفحات: 17)

اب تم کامل ہو چکے 07
سفرِ حج کا نرالا انداز 10
30 سال سے مخلص دل کی طلب 12
گناہ کی یاد سے پسینہ 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

حضرتِ بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ

دعائے عطّار! یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "حضرتِ بایزید بِسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ" پڑھ یا سُن لے اُسے ہمیشہ اپنے نیک بندوں سے محبّت کرنے والا بنا اور اس کو ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

سَرورِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لیے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر، ص87، حدیث:1406)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا ذکرِ خیر نزولِ رحمت کا باعث ہوتا ہے اور اس سے ایمان کو تازگی، حرارت اور بالیدگی (یعنی بڑھوتری) نصیب ہوتی ہے نیز معلومات کا بے بہا خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے، اَلغَرَض اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی زندگی کا ہر پہلو اپنے اَندر اِصلاح کے ہزاروں مدنی پھول لیے ہوئے ہوتا ہے۔ آیئے! اللہ پاک کے ایک ولی حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بِسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کی زندگی کے چند مختصر واقعات پڑھئے۔

مادَرزاد وَلی

حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بِسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ مادر زاد وَلی تھے، آپ کی وِلایت کی علامات اسی وقت سے ظاہر ہونا شروع ہو گئی تھیں کہ جب آپ اپنی والدۂ ماجدہ کے پیٹ میں تھے

www.dawateislami.net

چنانچہ آپ کی والدۂ ماجدہ فرماتی ہیں: جس وقت "بایزید" میرے پیٹ میں تھے اگر اُن دنوں کوئی مُشْتَبَہ چیز (یعنی جس کا حلال و حرام ہونا معلوم نہ ہو) میرے پیٹ میں چلی جاتی تو مجھے اس وقت تک بڑی بے چینی رہتی جب تک کہ میں اپنے حلق میں انگلی ڈال کر قے کر کے اسے نکال نہ دیتی۔(تذکرۃ الاولیاء، 1 / 129)

اے عاشقانِ اولیا! حرام تو دُور کی بات ہے اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم مُشْتَبَہ چیزوں سے بھی بچتے تھے جبکہ آج کل صورتِ حال اس قدر نازک ہے کہ جس چیز کا حرام ہونا یقینی ہوتا ہے اس کی بھی کوئی پروا نہیں کی جاتی اور اُسے بھی کھا لیا جاتا ہے جیسا کہ بعض لوگ سودی کاروبار کرکے، رشوت لے کر، ماپ تول میں ڈنڈی مار کر اور کاروبار میں جھوٹ بول کر حرام کماتے اور کھاتے ہیں۔ یونہی بہت سے لوگ دورانِ ملازمت ڈیوٹی پوری نہیں کرتے لیکن تنخواہ پوری لیتے ہیں اور اُسے بغیر ڈکار لئے ہضم کر جاتے ہیں اور انہیں اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا کیونکہ ان کے ضمیر مُردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔

والدہ کی خدمت

حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی والدۂ ماجدہ کے بہت زیادہ فرمانبردار تھے اسی کی برکت سے اللہ پاک نے انہیں بڑا بلند مقام عطا فرمایا تھا چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے بارے میں خود اِرشاد فرماتے ہیں: مجھے اللہ پاک نے جو اتنی عظمت و شان عطا فرمائی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اپنی والدہ کی بہت خدمت کی ہے۔(تذکرۃ الاولیاء، 1 / 132 ماخوذاً)

حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی والدہ کے اتنے فرمانبردار تھے کہ اس کی مثال بہت کم ملتی ہے، اس بارے میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک واقعہ پیشِ خدمت ہے۔

www.dawateislami.net

پانی لے کر ساری رات کھڑے رہے

سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار سردیوں کی سخت رات میں میری ماں نے مجھے پانی لانے کا حکم دیا، جب میں گلاس میں پانی لے کر آیا تو میری والدہ کی آنکھ لگ چکی تھی، میں پانی لیے اپنی والدہ کے سرہانے کھڑا رہا یہاں تک کہ سخت سردی کی وجہ سے پانی گلاس میں برف بن گیا، جب ماں اُٹھی تو ماں کی مَمتا جوش میں آئی اور پوچھا: بیٹا! کیا تم پانی لیے ساری رات کھڑے رہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے پانی طلب کیا تھا اور جب میں پانی لے کر حاضر ہوا تو آپ سو چکی تھیں اور ادب اس بات کی اِجازت نہیں دیتا تھا کہ میں آپ کو نیند سے جگاؤں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ نیند سے بیدار ہوں اور پانی موجود نہ ہونے کے سبب پیاس کی تکلیف میں مبتلا ہوں لہٰذا پانی لیے کھڑا رہا۔

(تذکرۃ الاولیاء، 1/132 ماخوذاً)

اے عاشقانِ رسول! یقین جانیے! والدین کی اطاعت کے جذبے سے سرشار سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ان واقعات میں ہمارے لئے بڑا درس ہے۔ ایک طرف تو سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ تھے کہ جنہوں نے اپنی ماں کا اس قدر خیال رکھا کہ بلند درجات پائے جبکہ دوسری طرف ہم جیسے نکمّے لوگ ہیں کہ جن کا ظاہر پارسائی کا اعلان کر رہا ہوتا ہے اور ظاہر میں بڑے نیک صورت اور عاشقِ رسول نظر آرہے ہوتے ہیں مگر حالت یہ ہوتی ہے کہ اگر ماں بے چاری کوئی بات کر دے تو اَوَّلاً سنتے ہی نہیں اور اگر سنتے ہیں تو ایک دَم ڈانٹ یا جِھڑَک کر جواب دیتے ہیں، نیز اگر ماں کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو ایک دم جھاڑ کر اس طرح کے جملے بولنے لگتے ہیں: "میرے پاس ٹائم نہیں ہے، میں سو رہا ہوں، کیا دماغ کھا رکھا ہے وغیرہ وغیرہ۔" غور کیجئے! جب ہمارا اپنی والدہ سے گفتگو کرنے کا اَنداز ایسا

www.dawateislami.net

ہو گا تو پھر ہمارا دل عبادت میں کیسے لگ پائے گا؟ ہماری گناہوں کی عادت کیسے ختم ہو گی؟ ہمارا ضمیر کیسے بیدار ہو گا؟ عبادات میں خشوع و خضوع کس طرح پیدا ہو گا؟ افسوس! ناجانے دن میں کتنی بار ہم ماں باپ کو جھاڑتے ہیں! اگر کوئی اس لیے ماں باپ کو جھاڑتا ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھتے تو اس کی بھی اِجازت نہیں کیونکہ یہ اُن کا اور اُن کے رَبّ کا معاملہ ہے۔ ہمارے لیے حکم یہ ہے کہ ماں باپ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے جو بھی حکم دیں ہم ان کی اطاعت کریں البتّہ اگر ماں باپ شریعت کی خلاف ورزی کرنے کو کہیں تو اس صورت میں ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ یقیناً خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے ماں باپ اُن سے راضی ہو کر دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔

خوش نصیب لوگ

اَمیرِ اہلِ سنت، مولانا محمد الیاس قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اِرشاد فرماتے ہیں: اَلحمدُ للہ! ماں باپ کی فرمانبرداری کے حوالے سے میرا دل بہت زیادہ مطمئن ہے اور وہ اس طرح کہ میں نے باپ کا سایہ دیکھا ہی نہیں! غالباً ابھی میری عمر ڈیڑھ یا دو سال تھی کہ والد صاحب انتقال فرما گئے تو یوں مجھے والد صاحب سے بات چیت کرنے کا موقع ہی نہیں ملا اُنہیں ناراض کرنا تو دُور کی بات ہے۔ میری والدہ حیات تھیں اَلحمدُ للہِ! وہ دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئیں کہ وہ مجھ سے خوش تھیں۔ کوئی بَعِید نہیں کہ آج جو بہت سے لوگوں کی توجّہ میری طرف مَبْذُول ہے یہ میری والدہ کے مجھ سے خوش ہونے کی برکت سے ہو۔

میری والدہ کا انتقال جمعرات کو ہوا تھا لیکن اس سے کچھ دن پہلے اتوار کو انہیں دِل کا ایک دورہ پڑا تھا، جسے گھر کے اَفراد نہ سمجھ پائے مگر مجھے شک پڑ گیا تھا کہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے چنانچہ میں نے گھر والوں کو جمع کر کے اجتماعی طور پر توبہ کروائی اور یوں اَلحمدُ للہ! میری والدہ

www.dawateislami.net

نے بھی توبہ کی اور کلمہ شریف پڑھا۔ الحمدُ لِلّٰہ! میری والدہ کو ایمان کا اتنا احساس تھا کہ اگر کسی کے منہ سے کوئی نازیبا جملہ نکل جاتا تو سب گھر والوں سے بولتیں کہ توبہ کرو اور کلمہ پڑھو یہاں تک کہ کبھی کبھی مجھ سے پوچھتیں کہ میرے منہ سے فلاں جملہ نکل گیا، کہیں کفر تو نہیں؟

آخری دن جمعرات کو صَفَر شریف کی سترھویں رات تھی اور میں ایک اجتماع میں شریک تھا، اتنے میں مجھے گھر سے بُلاوا آیا کہ جلدی گھر آجاؤ، جب میں گھر پہنچا تو میری والدہ کی زبان بند ہوچکی تھی اور وہ سَکَرات کے عالَم میں تھیں، پھر ہم نے یٰس شریف کی تلاوت کی تو اس دوران تقریباً 10:15 بجے اُن کی رُوح باآسانی قبض ہوگئی۔ بعد میں مجھے میری بڑی بہن نے بتایا کہ والدہ کی زبان کلمہ شریف پڑھتے اور اِستغفار کرتے ہوئے بند ہوئی تھی، وہ تمہیں بہت یاد کررہی تھیں اور بار بار کہہ رہی تھیں کہ میرے لال کو جلدی بُلاؤ کہیں وہ مجھ سے دُور نہ رہ جائے، اِنتقال والے دن عشا سے پہلے میں نے اپنی والدہ کے ساتھ کھانا کھایا اور جب میں نماز کی ادائیگی کے لیے رخصت ہونے لگا تو میری والدہ مجھ سے کہنے لگیں: قریب آؤ میں تمہارے ہاتھ چوموں گی، میں نے عرض کی: آپ میرے نہیں بلکہ میں آپ کے ہاتھ چوموں گا۔ بہرحال میری والدہ اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئیں کہ مجھ سے بہت خُوش تھیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بتَقَاضائے بَشَرِیَّت بعض اوقات انسان سے ماں باپ کی نافرمانی ہوجاتی ہے لہٰذا شَبِ براءَت، رمضان شریف کی آمد اور دیگر چھوٹے بڑے دِنوں میں وقتاً فوقتاً پاؤں پکڑ کر، ہاتھ جوڑ کر والدین بلکہ ہوسکے تو سارے گھر والوں سے معافی تلافی کرلینی چاہیے۔ جہاں تک ممکن ہو ماں باپ کو خوش رکھیے، اگر ماں باپ پیسے طلب کریں تو بڑھا کر پیش کیجئے مثلاً ایک مانگیں تو پانچ اور 10 مانگیں تو 50 دیجئے اور اس طرح ماں

www.dawateislami.net

باپ کی خدمت کر کے اُن کی دُعائیں لیجئے اِن شاءَ اللہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔ بس اس بات کا خیال رکھیے کہ اگر والدین شریعت کے خلاف کوئی حکم دیں تو اسے مت مانیے مثلاً ماں باپ داڑھی منڈانے کو کہیں تو نہ منڈایئے اگر منڈائیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ یادر کھیے! جس معاملے میں اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حکم موجود ہو اس کے خلاف خواہ ماں باپ ہوں یا کوئی اور، کسی کی اِطاعت جائز نہیں۔

ایک ساتھ دو ہستیوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا

حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی والدہ کی خوب خدمت کرتے اور اُن سے دُعائیں لیتے تھے، ایک بار آپ رحمۃُ اللہِ علیہ مَکْتَب (یعنی مدرسے) میں سورۂ لقمان کی تلاوت کر رہے تھے، جب اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے ﴿اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔“ (پ21، لقمٰن:14) تو اپنی والدہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: مجھ سے ایک ساتھ دو ہستیوں (یعنی آپ اور اللہ پاک) کا حق اَدا نہیں ہو سکتا لہٰذا یا تو آپ مجھے اللہ پاک سے مانگ لیجئے تاکہ میں آپ کی خدمت کرتا رہوں یا پھر اپنے سارے حُقُوق مُعاف کر کے مجھے اللہ پاک کے سِپُرد کر دیجئے تاکہ میں اُس کا شُکر اَدا کروں۔ چونکہ آپ کی والدہ بڑی پارسا اور نیک خاتون تھیں چنانچہ انہوں نے کہا: بیٹا! میں اپنے تمام حقوق سے دَستْبَردار ہو کر تمہیں اللہ پاک کے سپرد کرتی ہوں۔ اس کے بعد سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ ملکِ شام تشریف لے گئے اور وہاں جا کر اللہ پاک کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ آپ تین سال تک صحراؤں میں مُجاہَدات کرتے رہے اور اس دوران یادِ الٰہی کا اس قدر غَلَبہ تھا کہ کھانا بھی نہیں کھاتے تھے۔ یاد رکھیے! ایسوں کو رُوحانی غِذا عطا کی جاتی ہے یعنی اللہ پاک غیب سے ایسی قوّتیں عطا فرما دیتا ہے کہ کھانے پینے کی حاجت نہیں رہتی۔

www.dawateislami.net

اب تم کامل ہو چکے

سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ نے کئی اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی زیارتیں کیں اور ان کی صحبت میں رہ کر خوب فیض حاصل کیا۔ انہی ہستیوں میں سے ایک ہستی حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی بھی ہے۔ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مدّت تک سَیِّدُنا امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں رہے۔ ایک مرتبہ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے بایزید! فلاں طاق میں جو کتاب رکھی ہے اُسے اُٹھالاؤ۔ عرض کی: حضور! وہ طاق کس جگہ ہے؟ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: تم اتنے عرصے سے میرے پاس ہو مگر ابھی تک تمہیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ طاق کہاں ہے؟ عرض کی: حضور! طاق تو کُجا میں نے تو آپ کی صحبت میں رہتے ہوئے کبھی سر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا، یہ سُن کر سَیِّدُنا امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ بہت خوش ہوئے اور اِرشاد فرمایا: اب تم کامل ہو چکے ہو، بِسطام واپس چلے جاؤ۔ (تذکرۃ الاولیاء، 1/130 ملتقطاً)

اے عاشقانِ اولیا! جب بندہ اپنے بزرگوں، اُستادوں یا مشائخ کی صحبت پائے تو اِدھر اُدھر سر گھمانے، کسی کو چھیڑنے اور کسی کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کے بجائے سر جھکا کر با اَدب بیٹھا رہے اور اپنے آپ کو خالی پیالہ تصوّر کرے کیونکہ جو برتن خالی ہوتا ہے اسی میں کچھ بھرا جاتا ہے اور جو پہلے سے ہی بھرا ہوا ہو اس میں مزید کچھ نہیں بھرا جا سکتا۔ بعض اوقات لوگ علما یا مشائخ کے پاس جاتے ہیں تو ان سے طرح طرح کے سُوالات کر کے اُن کا امتحان لینے لگ جاتے ہیں جبکہ انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اُن کا اپنا امتحان لیا جارہا ہے۔ یاد رکھیے! اگر عقیدت کامل ہو تو فیض ضرور ملتا ہے اور کس طرح ملتا ہے؟ اس کا اَندازہ اس حکایت سے لگائیے، چنانچہ

www.dawateislami.net

معذور بچہ چلنے پھرنے لگا

ڈاکوؤں کی ایک جماعت لوٹ مار کیلئے نکلی،اسی دوران انہوں نے رات ایک مسافر خانہ میں قیام کیا اور وہاں یہ ظاہر کیا کہ ہم لوگ راہِ خدا کے مسافر ہیں ۔ مسافر خانے کا مالک نیک آدمی تھا اُس نے رضائے الٰہی پانے کی نیت سے ان کی خوب خدمت کی، صبح وہ ڈاکو کسی طرف روانہ ہوگئے اور لوٹ مار کر کے شام کو واپس وہیں آگئے۔ گزشتہ شب مسافر خانے والے کے جس لڑکے کو چلنے پھرنے سے معذور دیکھا تھا وہ آج بلا تَکَلُّف چل پھر رہا تھا! انہوں نے تَعَجُّب کے ساتھ مسافر خانے والے سے پوچھا: کیا یہ وہی کل والا معذور لڑکا نہیں ؟ اُس نے بڑے احترام سے جواب دیا: جی ہاں، یہ وہی ہے۔ پوچھا: یہ کیسے صحتیاب ہوا؟ جواب دیا: یہ سب آپ جیسے راہِ خدا کے مسافروں کی برکت ہے، بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے جو کھایا تھا اُس میں سے کچھ بچ رہا تھا، ہم نے آپ حضرات کا جوٹھا کھانا بہ نیتِ شفا اپنے معذور بچے کو کھلایا اور جوٹھے پانی سے اُس کے بدن پر مالش کی، اللہ پاک نے آپ جیسے نیک بندوں کے جوٹھے کھانے اور پانی کی برکت سے ہمارے معذور بچے کو شفا عطا فرمائی۔ جب ڈاکوؤں نے یہ سنا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، انہوں نے روتے ہوئے کہا: یہ سب آپ کے حُسنِ ظن کا نتیجہ ہے ورنہ ہم تو سخت گنہگار لوگ ہیں، سُنو! ہم راہِ خدا کے مسافر نہیں بلکہ ڈاکو ہیں، اللہ پاک کی اِس کرم نوازی نے ہمارے دلوں کی دُنیا زیر وزبر کردی، ہم آپ کو گواہ بناکر توبہ کرتے ہیں چُنانچہ ان لوگوں نے تائب ہوکر نیکی کا راستہ لیا اور مرتے دم تک توبہ پر ثابت قدم رہے۔ (قلیوبی، ص20ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے !ڈاکوؤں کے جوٹھے سے معذور بچہ ٹھیک ہوگیا، یہ مسافر خانے کے مالک کی سچی عقیدت کا نتیجہ تھا کہ اُس نے ڈاکوؤں کو راہِ خدا کا مسافر

www.dawateislami.net

سمجھ کر اُن کی خدمت کی ورنہ حقیقت میں وہ ڈاکو تھے۔ یاد رکھیے! بات ساری عقیدت کی ہے، اگر ہم کسی چیز کو عقیدت کی نظر سے دیکھیں گے تو ہمیں کچھ اور نظر آئے گا اور اُسی چیز کو اگر تنقید کی نظر سے دیکھیں گے تو کچھ اور نظر آئے گا۔ اگر ہم کسی شخص کے پاس محبت و عقیدت سے حاضر ہوں گے تو ہمیں اس کے پسینے سے بھی خوشبو آئے گی اور اگر تنقید کی نیت سے جائیں گے تو اس کی خوشبو سے بھی بدبو آئے گی۔

قبلہ کی طرف تھوکنے والے کی حکایت

سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ اَدب کا بہت زیادہ لحاظ رکھتے تھے یہاں تک کہ اگر کسی کو خلافِ ادب کوئی کام کرتا دیکھتے تو اس کی صحبت اختیار کرنے سے بچتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کا آپ نے بڑا شُہرہ سُن رکھا تھا، اتفاقاً اس بزرگ نے قبلہ کی طرف منہ کرکے تھوک دیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ وہاں سے واپس تشریف لے آئے اور اِرشاد فرمایا: یہ شخص نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آداب میں سے ایک ادب پر تو اَمین ہے نہیں تو پھر جس چیز (یعنی وِلایت) کا دعویٰ کرتا ہے اس پر کیا اَمین ہو گا؟ (رسالہ قشیریہ، ص38 ملتقطاً)

راستے میں نہیں تھوکتے تھے

سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ادب کا یہ حال تھا کہ جب نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتے تو اس لیے راستے میں نہیں تھوکتے تھے کہ اب میں اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہونے جارہا ہوں۔ (تذکرۃ الاولیاء، 1/130 ملتقطاً)

غور کیجئے! ہماری حالت یہ ہے کہ ہم بغیر سوچے سمجھے جس جگہ چاہتے ہیں وہیں تھوک دیتے ہیں یہاں تک کہ بعض لوگ مکہ شریف اور مدینہ شریف کی گلیوں میں بھی تھوکتے

www.dawateislami.net

اور ناک صاف کرتے ہوئے آسرا نہیں کرتے حالانکہ یہ وہ مبارک گلیاں ہیں جنہیں اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مبارک قدموں کو چومنے کی سعادت حاصل ہے۔ ہاں! جن اَفعال میں آدمی مجبور ہو تو وہ الگ بات ہے مثلاً طَبْعی حاجت جیسے معاملے میں آدمی لاچار ہے لیکن گلیوں اور سڑکوں پر تھوکنے کے معاملے میں تو لاچار نہیں۔ یاد رکھیے! گلیوں اور سڑکوں پر تھوکنا ویسے بھی اَدب کے خلاف ہے اور مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منوّرہ جیسے مُقَدَّس شہروں میں تو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اَلْغَرَض ہم جتنا ادب کریں گے اِن شاءَ اللہ اُتنا نفع پائیں گے۔

"با ادب بانصیب، بے ادب بے نصیب"

بہر حال جب تک بندہ شریعت پر عمل نہیں کرتا تب تک طریقت میں کوئی مقام حاصل نہیں کرپاتا۔ اس دور میں بعض لوگ نمازیں قضا کرتے اور داڑھی مُنڈاتے یا خَشخَشی رکھتے ہیں مگر اس کے باوجود خود کو صاحِبِ طریقت کہلواتے اور بڑھ چڑھ کر طریقت کے بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں۔ عوامُ النّاس کے عِلمِ دین سے دُور ہونے کے سبب آج کل بہت سے لوگ طریقت کے نام پر اپنی اپنی دُکانیں چلا رہے ہیں۔

سَفرِ حج کا نرالہ اَنداز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب ہم لوگ حج کے لیے جاتے ہیں تو اپنے گھر پر حج مبارک کا بورڈ لگواتے اور بڑی شان و شوکت کے ساتھ احرام باندھ کر ائیر پورٹ پر تصویریں کھنچواتے ہیں لیکن سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سَفرِ حج کا اَنداز بڑا نرالا تھا چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ دورانِ سفر ہر چند قدم پر دو رکعت نماز پڑھتے اور ارشاد فرماتے: چونکہ میں بہت بڑے بادشاہ کے دربار کی طرف جارہاہوں اس لیے مجھے اسی انداز سے جانا

www.dawateislami.net

چاہیے۔ اس نرالے انداز سے حج کا سفر طے کرنے میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو مکۂ مکرمہ پہنچنے تک 12 سال کا عرصہ لگا۔(تذکرۃ الاولیاء،1/130ملتقطاً)

سامان اونٹ پر ہے یا کسی اور چیز پر؟

(حج کرنے کے بعد) دوسرے سال حضرت بایزید رحمۃُ اللہِ علیہ نے مدینہ شریف کا قصد فرمایا، جب آپ مدینہ شریف کی حاضری کے لیے روانہ ہوئے تو سینکڑوں اَفراد آپ کے ساتھ ہو لئے، چونکہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ تنہائی پسند تھے اور اپنے اِرد گرد لوگوں کا ہُجوم ہونا پسند نہیں کرتے تھے (کیونکہ عام طور پر لوگ تعریفیں کرکے خواہ مخواہ آدمی کو چڑھا دیتے ہیں اور جو وہ عبادت کرنا چاہتا ہے اُسے نہیں کرنے دیتے) لہٰذا ایسے لوگوں سے جان چھڑانے کے لیے سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ حربہ استعمال کیا کہ ایک اونٹ پر بہت سارا بوجھ لاد دیا جس سے لوگوں کو بڑا تعجّب ہوا اور وہ حیرت سے کہنے لگے: آپ نے اتنا سارا بوجھ ایک بے زبان جانور پر لاد دیا! آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: ذرا غور سے دیکھو! سامان اونٹ پر ہے یا کسی اور چیز پر؟ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو پتا چلا سامان اونٹ پر نہیں بلکہ فضا میں مُعَلَّق (یعنی لٹکا ہوا) ہے۔ یہ منظر دیکھ کر لوگوں کی حیرت سے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُن سے فرمایا: میں نے تم سے خود کو چُھپایا تو تمہیں میرے بارے میں یہ بدگمانی لاحق ہوئی کہ میں نے بے زبان جانور پر اتنا سارا بوجھ لاد دیا اور اب جب حقیقت دکھاتا ہوں تو تمہارے اندر اسے برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں، یہ کہہ کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان سب سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ (تذکرۃ الاولیاء،1/131ملتقطاً)

www.dawateislami.net

30سال سے مُخلِص دل کی طلب

ایک مرتبہ ایک شخص حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: حضور! خلوصِ دل کے ساتھ مجھ پر ایسی نگاہ ڈالئے کہ میرا کام بن جائے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: میں 30 سال سے اللہ پاک سے مخلص دل طلب کررہا ہوں اور اس کی بارگاہ میں عرض کیے جارہا ہوں کہ اے اللہ! مجھے خلوصِ قلب عطا فرما لیکن ابھی تک میں خلوصِ قلب پانے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ لہٰذا جب میرا اپنا دل اخلاص سے خالی ہے تو تمہارے لئے اخلاص کی نظر کہاں سے لاؤں؟(تذکرۃ الاولیاء، 1/146 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے دور کے لوگ اپنے بزرگوں سے کیسی عقیدت رکھتے تھے کہ اگر وہ خلوصِ دل کے ساتھ ایک نظر ڈالیں تو ان کے کام بن جائیں، نیز ان بزرگوں کی عاجزی و انکسار کیسا ہوا کرتا تھا کہ جب اس شخص نے حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ سے اخلاص کے ساتھ نظر ڈالنے کا مطالبہ کیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے مُخلِص ہونے کو تسلیم ہی نہیں کیا اور اس شخص کو ٹال دیا۔

خوفِ خدا کا غلبہ

ایک مرتبہ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ پر خوفِ خدا کے غلبے کے سبب کپکپی طاری ہوئی، اس پر آپ کے ایک مرید کو بڑا تعجّب ہوا اور اس نے عرض کی: خوفِ خدا تو ہمیں بھی حاصل ہے مگر آپ پر یہ کیفیت کیسے طاری ہوگئی؟ اِرشاد فرمایا: مجھے 30سال کی محنت اور ریاضَتِ نفس سے جو مقام حاصل ہوا وہ میں تمہیں ایک لمحے میں کیسے سمجھا سکتا ہوں؟

(تذکرۃ الاولیاء، 1/146 ملتقطاً)

www.dawateislami.net

اے عاشقانِ اولیا! دیکھا آپ نے! سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 30 سال تک رِیاضتِ نفس کی پھر جا کر انہیں ایک مقام حاصل ہوا جبکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں ایک دم ہی سب کچھ حاصل ہو جائے اور ایک دم ہی سب کچھ سیکھ لیں، بعض اوقات دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے والوں کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ جلد اَز جلد مُبلِّغ بن جائیں۔ دیکھیے! بچہ ابھی بولنا سیکھے اور کہے کہ میرے ہاتھ میں میٹرک کی سند آجائے تو ایسا ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے اسے دس سال تک محنت کرنا پڑے گی تب جا کر میٹرک کی سند حاصل ہو گی۔

اسلامی فوج کی مدد

سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ ولایت کے اعلیٰ درجے پر فائز، صاحِبِ کرامت بزرگ تھے، چنانچہ ایک مرتبہ ملکِ روم میں مسلمانوں کی کُفّار سے جنگ ہوئی تو اسلامی فوج پسپا ہونے لگی، مسلمانوں کی فوج میں شریک ایک فوجی سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کا بڑا مُعْتَقِد تھا، بے ساختہ اس کی زبان سے نکلا: یا شیخ بایزید! اِمداد فرمایئے[1] اُسی وقت ایک خوفناک آگ نمودار ہوئی، لشکرِ کُفّار فرار ہونے لگا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

(تذکرۃ الاولیاء، 1/146 ملتقطاً)

1... اگر شیطان یہ وسوسہ دلائے کہ مدد صرف اللہ پاک ہی کر سکتا ہے، سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ پکارے جانے پر کس طرح کسی کی مدد کر سکتے ہیں؟ تو اس طرح کے وسوسوں کی کاٹ کے لیے 20 صفحات پر مُشْتَمِل امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّاری قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے رسالے "جنّات کا بادشاہ" کا مطالعہ کیجئے۔ (شعبہ بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

پیشاب میں خون

اے عاشقانِ اولیا! جہاں سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مَدارج بہت اعلیٰ ہیں وہیں ان کی ندامتیں اور رِقّتیں بھی بڑی متأثر کُن ہیں چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ایک رات اپنے گھر کی چھت پر تشریف لے گئے اور دیوار پکڑ کر پوری رات خاموش کھڑے رہے جس کی وجہ سے آپ کے پیشاب میں خون آنے لگا۔ لوگوں نے سبب دریافت کیا تو اِرشاد فرمایا: اس کی دو وجہیں ہیں، پہلی یہ کہ آج میں اللہ پاک کی عبادت سے محروم رہا کیونکہ مجھ سے رات میں عبادت نہ ہو سکی۔ دوسری یہ کہ بچپن میں مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا تھا چنانچہ میں ان دونوں چیزوں سے اس قدر خوف زدہ تھا کہ میرا دل خون ہو گیا اور پیشاب کے راستے خون آنے لگا۔ (تذکرۃ الاولیاء، 1 / 133 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم رات بھر غافل ہو کر سوئے رہتے ہیں جبکہ اللہ پاک کے نیک بندے اپنی راتیں عبادت میں گزارتے تھے۔ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ نے دوسری وجہ یہ بیان فرمائی کہ بچپن میں مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا تھا۔ یاد رکھیے! نابالغ کا گناہ قابلِ شمار نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کس قدر خوفزدہ تھے کہ پیشاب کے راستے خون آنے لگا! ہم بالغ، سمجھ دار اور اس چیز کا شعور رکھنے کے باوجود کہ فلاں کام گناہ اور اللہ پاک کی نافرمانی ہے کُھلے بَندوں (یعنی بے دھڑک) اور عَلَی الْاِعْلان کرتے ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ ہمیں روک ٹوک کر سکے۔ ہم نمازِ فجر کے وقت سوئے رہتے ہیں اور ہمیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ گھر اور محلے کے افراد کو ہمارے نماز نہ پڑھنے کا پتا چل جائے گا۔ ظاہر ہے جب اللہ پاک کا ڈر نہ رہا تو کسی اور سے

www.dawateislami.net

کیا ڈرنا؟ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے شرم نہ رہی تو کسی اور سے کیا شرمانا؟ ہماری حالت اتنی اَبْتَر ہو چکی ہے کہ ہم کھلے عام گناہ کرتے، دوٹوک گالی دیتے، ٹھیک ٹھاک جھوٹ بولتے، وعدہ کر کے قصداً خلاف ورزی کرتے اور بلاناغہ داڑھی منڈاتے ہیں حالانکہ داڑھی منڈانا حرام ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: مُونچھیں پَست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، یہودیوں جیسی شکل مت بناؤ۔ (مسلم، ص125، حدیث602-603ماخوذاً)

افسوس! ہمیں اس بات سے ڈر نہیں لگتا اور نہ ہی شرم آتی ہے کہ ہم داڑھی مُنڈا کر اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دشمنوں جیسا چہرہ لیے پھرتے ہیں۔ نیز ہمیں اس بات کا بھی کچھ احساس نہیں ہوتا کہ ہم مزے سے چٹخارے لے کر سود اور رِشوت کا مال کھاتے، کھلے عام بندوں ملاوٹ والا کام کرتے اور کاروبار میں خوب ڈنڈی مارتے ہیں! ایک طرف تو ہماری یہ حالتِ زار ہے اور دوسری طرف اللہ پاک کے ولی حضرتِ سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کو دیکھئے کہ بچپن میں ہونے والے ایک گناہ کو یاد کر کے اتنا گھبرا گئے کہ پیشاب کے راستے خون آنے لگا حالانکہ نابالغی کی حالت میں کیا جانے والا گناہ قابلِ گرفت نہیں ہوتا۔

گناہ کی یاد نے پسینے سے شرابور کر دیا

ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللّٰہِ علیہم کو جب کبھی اپنے سابقہ گناہ یاد آتے تو ان پر رِقَّت طاری ہو جایا کرتی تھی چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عُتبۃُ الغلام رحمۃُ اللّٰہِ علیہ جو کہ بہت بڑے وَلِیُّ اللہ گزرے ہیں، ایک بار کسی مقام سے گزرے تو ایک مکان کے قریب کھڑے ہو گئے، رِقَّت طاری ہونے کے سبب آپ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ پسینے سے شرابُور تھے۔ جب لوگوں نے پوچھا: حضور!

www.dawateislami.net

یہاں آپ کی یہ حالت کیسے ہوگئی؟ فرمانے لگے: ایک دور میں اس مکان میں مجھ سے کوئی گناہ ہوا تھالہٰذا جب بھی میں یہاں سے گزرتا ہوں تو مجھے اپناوہ گناہ شِدَّت سے یاد آتا ہے اور مجھے بہت نَدامت ہوتی ہے اس وجہ سے یہاں میری یہ حالت ہوئی۔

(حلیۃ الاولیاء،6/246،حدیث:8471ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! نہ جانے ہم ایک دن میں بلکہ ایک گھنٹے میں بلکہ ایک منٹ میں کتنے گناہ کرڈالتے ہیں مگر ہمیں اس کا احساس نہیں ہوتا کیونکہ ہمارا ضمیر بالکل مُردہ ہوچکا ہے۔ یاد رکھئے! ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے، چاہے ہم کتنی ہی شان و شوکت والے کیوں نہ ہوں، چاہے ہم کتنی ہی بڑی طاقت کے مالک کیوں نہ ہوں، چاہے ہم کتنے ہی بڑے رئیس اور سرمایہ دار کیوں نہ ہوں، چاہے ہم کتنے ہی بڑے عہدیدار اور کتنے ہی بڑے افسر کیوں نہ ہوں، ہمیں اللہ پاک کا یہ اِرشاد پیشِ نظر رکھنا ہوگا:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں؟

(پ18،المؤمنون:115)

اے عاشقانِ رسول! یہ بات یقینی ہے کہ سبھی کو اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے، جو اس کا اِنکار کرے گا وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ نہ جانے گناہ کرتے وقت ہم یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ہمیں بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونا ہے۔ دنیا میں جب ہم کسی بزرگ سے ملاقات کے لئے جاتے ہیں تو سر پر رومال یا ٹوپی وغیرہ رکھ لیتے ہیں، اسی طرح سگریٹ پیتے وقت اگر ہم کسی بزرگ کو سامنے سے آتا دیکھ لیں تو فوراً سگریٹ چھپالیتے ہیں یا نیچے پھینک کر اُسے جلدی جلدی پاؤں سے مَسَل دیتے ہیں، دیکھیے! جب ہم ایک بزرگ سے اتنی شرم و

www.dawateislami.net

حیا محسوس کرتے ہیں تو اللہ پاک سے شرم و حیا کیوں نہیں کرتے کہ جو "عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃ" ہے یعنی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں اور اس نے ہمیں ظاہری اور باطنی ہر طرح کی بے حیائی سے منع فرمایا ہے۔

اے کاش! ہمارا ضمیر بیدار ہو جائے اور ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔ جب ہماری ایسی سوچ بن جائے گی کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو اِن شاءَ اللہ ہمارے اندر ضرور گناہوں کا احساس پیدا ہو گا، جب گناہوں کا احساس پیدا ہو گا تو اِن شاءَ اللہ گناہوں سے بچنے کی صورت بھی بنے گی اور جب گناہوں سے بچنے کی صورت بنے گی تو اِن شاءَ اللہ ہمیں ظاہری و باطنی دونوں طرح کی ترقیاں نصیب ہوں گی۔

اللہ پاک ہمیں سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

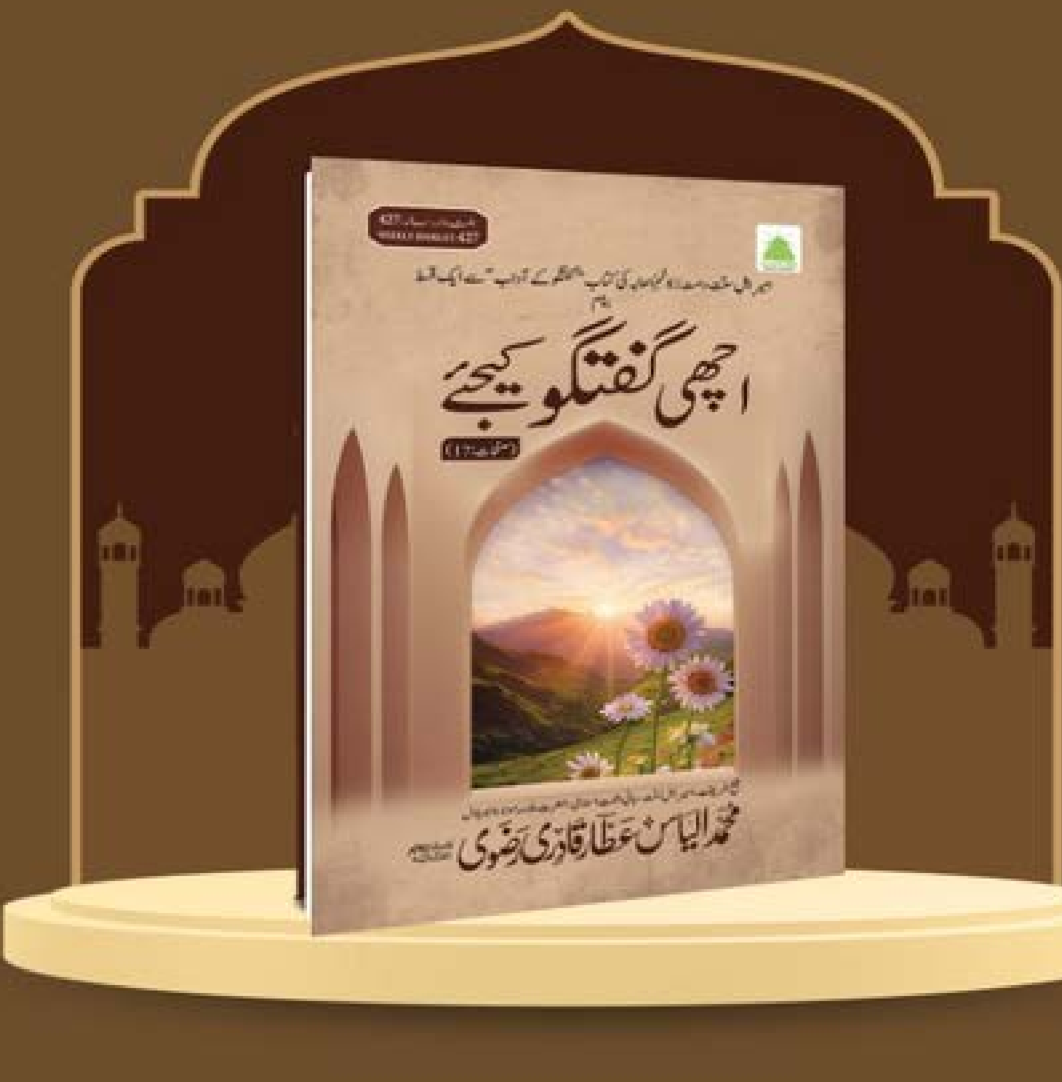

978-969-722-855-3

01082587

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net